DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127

Volume. 4, issue No. 5 (2026)

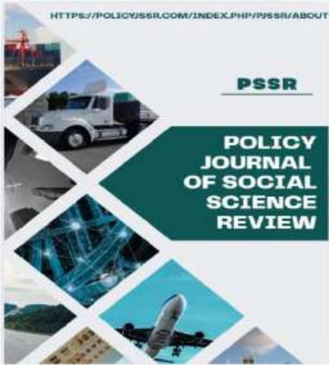

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

DIGITAL RIGHT TO PRIVACY IN THE DIGITAL AGE: AN ANALYTICAL REVIEW IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS AND PAKISTAN PENAL CODE

ڈیجیٹل دور میں حقِ رازداری: اسلامی تعلیمات اور تعزیراتِ پاکستان کی روشنی میں ایک تجزیاتی جائزہ

[1]Maria Sohail, [2]Dr. Mazhar Hussain Bhadroo, [3]Dr. Muhammad Shahid Habib

[1]MPhil Scholar, Islamic Studies, Khwaja Fareed University of Engineering & Information Technology, Rahim Yar Khan

[2]Lecturer (Islamic Studies), Khwaja Fareed University of Engineering & Information Technology, Rahim Yar Khan

[3]Assistant Professor, Institute of Humanities and Arts, Khwaja Fareed University of Engineering & Information Technology, Rahim Yar Khan

[1]bintesuhail30@gmail.com, [2]mazharhussainbhadroo@gmail.com, [3]shahid.habib@kfueit.edu.pk

Article Details

Received on 16 April, 2026

Accepted on 0 May, 2026

Published on 09 May, 2026

Copyright @Author

Corresponding Author: *

ABSTRACT

In the contemporary digital era, while technology has streamlined human life, it has simultaneously exposed the "Right to Privacy" to unprecedented vulnerabilities. Data surveillance, cyber-espionage, and unauthorized access to personal information have fundamentally challenged the traditional boundaries of individual liberty. This research paper presents an analytical study of the "Right to Privacy in the Digital Age" through the dual lenses of Islamic Teachings and the Pakistan Penal Code. The primary objective of this research is to elucidate how Islam established a comprehensive framework for personal sanctity over fourteen centuries ago through principles such as the prohibition of espionage (Tajassus) and the ethics of seeking permission (Isti'dhan), and how these apply to modern digital crimes. Furthermore, the paper critically examines the Pakistani legal landscape, specifically Article 14 of the Constitution and the Prevention of Electronic Crimes Act (PECA 2016), to evaluate their efficacy in protecting citizens' digital footprints. The study concludes by proposing a synthesized approach between Islamic jurisprudence and contemporary legal frameworks to ensure the robust protection of human dignity and privacy in the virtual world.

Keywords: *Right to Privacy, Digital Era, Islamic Jurisprudence, Pakistan Penal Code, Cyber Laws,PECA 2016,Data Protection, Social Media Ethics, Human Dignity, lDigital Surveillance.*

Page No: 176-192

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127

Volume. 4, issue No. 5 (2026)

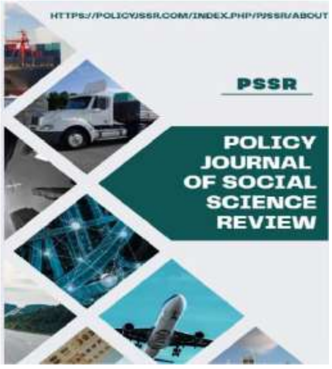

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

انسانی تہذیب کے ارتقاء میں "رازداری" (Privacy) کو ہمیشہ ایک بنیادی انسانی حق اور اخلاقی قدر کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ قدیم دور سے لے کر آج کے ڈیجیٹل عہد تک، انسان نے اپنی نجی زندگی، گھر اور معاملات کو دوسروں کی مداخلت سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم، اکیسویں صدی میں ٹیکنالوجی کے انقلاب اور انٹرنیٹ کے پھیلاؤ نے رازداری کے روایتی تصور کو ایک نئے چیلنج سے دوچار کر دیا ہے۔ آج انسان کی خلوت صرف اس کے گھر کی چار دیواری تک محدود نہیں رہی، بلکہ اس کا ڈیٹا، تصاویر، پیغامات اور مالی تفصیلات ڈیجیٹل اسپیس (Digital Space) میں بکھری ہوئی ہیں، جہاں ہیکنگ، نگرانی (Surveillance) اور ڈیٹا کی چوری جیسے خطرات ہر وقت منڈلاتے رہتے ہیں۔

اس تحقیق کا بنیادی مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ اسلام، جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اس نے چودہ سو سال قبل "حرمتِ مسکن" (Inviolability of Home) اور "ستر پوشی" کے جو اصول وضع کیے تھے، وہ کس طرح آج کے ڈیجیٹل دور کے مسائل کا حل فراہم کرتے ہیں۔

حقِ رازداری (Privacy): عصری مفہوم اور ڈیجیٹل دور کے نئے تقاضے

حقِ رازداری بنیادی طور پر کسی بھی فرد کا وہ فطری حق ہے جس کے تحت وہ اپنی نجی زندگی، معلومات، تعلقات اور جسمانی حدود کو دوسروں کی بیجا مداخلت سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ عصرِ حاضر میں اس کا مفہوم محض تنہائی تک محدود نہیں رہا بلکہ یہ اپنی معلومات پر مکمل اختیار حاصل کرنے کا نام ہے، جسے ماہرینِ قانون "تنہا چھوڑ دیے جانے کے حق" سے تعبیر کرتے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر اقوامِ متحدہ کا انسانی حقوق کا عالمی چارٹر (UDHR) آرٹیکل 12 کے ذریعے اس کی ضمانت دیتا ہے کہ کسی بھی شخص کی نجی زندگی، خاندان یا خط و کتابت میں من مانی مداخلت نہیں کی جائے گی، جبکہ دستورِ پاکستان کا آرٹیکل 14 بھی انسانی حرمت اور گھر کی خلوت کو ناقابلِ تسخیر قرار دیتا ہے۔

ڈیجیٹل دور کے آغاز نے رازداری کے اس روایتی تصور کو مادی دیواروں سے نکال کر ڈیجیٹل ڈیٹا تک پھیلا دیا ہے، جہاں فرد کی براؤزنگ ہسٹری، مقام (لوکیشن) اور نجی پیغامات اس کی شخصیت کا لازمی حصہ بن چکے ہیں۔ آج کے دور میں بڑی ٹیک کمپنیاں ڈیٹا مائننگ اور الگورتھمز کے ذریعے صارفین کی نفسیاتی پروفائلنگ کر رہی ہیں، جو کہ رازداری پر ایک خاموش حملہ ہے۔ اسی طرح سائبر نگرانی کے جدید آلات اور سافٹ ویئرز نے نجی زندگی میں بغیر دستک داخل ہونا ممکن بنا دیا ہے، جبکہ انٹرنیٹ پر ذاتی معلومات کی موجودگی سے شناخت کی چوری جیسے خطرات پیدا ہو گئے ہیں جن کی وجہ سے "حقِ فراموشی" جیسے نئے مطالبات سامنے آ رہے ہیں۔

موجودہ عہد کے بدلتے ہوئے حالات میں رازداری کے تحفظ کے لیے اب نئے اور سخت تقاضے ناگزیر ہو چکے ہیں۔ ان میں سب سے اہم "انفارمیشن خود مختاری" ہے، یعنی فرد کو یہ مکمل حق ہونا چاہیے کہ وہ اپنی معلومات کے استعمال اور مقصد کا فیصلہ خود کر سکے۔ اس کے

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127

Volume. 4, issue No. 5 (2026)

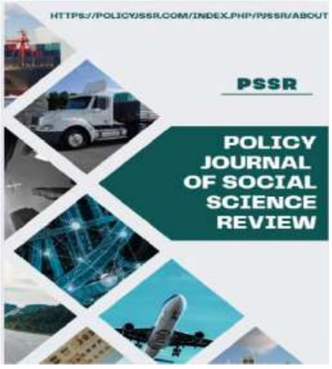

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

ساتھ ساتھ ڈیجیٹل مواصلات کے لیے اینڈ ٹو اینڈ انکرپشن کی فراہمی اور کسی بھی پلیٹ فارم کے استعمال سے پہلے صارف کی واضح اور شفاف رضامندی حاصل کرنا لازمی ہے، تاکہ پیچیدہ اور مبہم شرائط و ضوابط کے ذریعے عام آدمی کے حقوق پامال نہ کیے جا سکیں۔

انسانی حقوق اور رازداری: عالمی چارٹر اور اسلامی فکر کا تقابلی مطالعہ

حقِ رازداری کی اہمیت پر عالمی برادری اور اسلام دونوں متفق ہیں، تاہم ان کے ماخذ اور بنیادوں میں گہرا فکری فرق پایا جاتا ہے۔ عالمی سطح پر رازداری کو ایک بنیادی انسانی حق تسلیم کیا گیا ہے جس کی حفاظت ریاست کی ذمہ داری ہے۔ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے (UDHR) کا آرٹیکل 12 اور بین الاقوامی عہد نامہ برائے شہری و سیاسی حقوق (ICCPR) کا آرٹیکل 17 واضح طور پر نجی زندگی، خاندان، گھر اور خط و کتابت میں کسی بھی قسم کی من مانی مداخلت کی نفی کرتے ہیں(1)۔ اسی طرح یورپی کنونشن برائے انسانی حقوق بھی نجی اور خاندانی زندگی کے احترام کی قانونی ضمانت دیتا ہے۔ عالمی قوانین کا زیادہ تر زور ڈیٹا کے تحفظ اور پالیسی سازی پر ہے تاکہ قانونی طور پر فرد کی آزادی برقرار رہے۔(2)

دوسری جانب، اسلام میں رازداری محض ایک قانونی حق نہیں بلکہ ایک عظیم اخلاقی فریضہ اور عبادت کا حصہ ہے۔ اسلام نے مادی تحفظ سے پہلے حیا اور احترامِ آدمیت کی بنیادیں فراہم کی ہیں۔ قرآن مجید نے سورۃ النور (3) میں دوسروں کے گھروں میں داخلے کے لیے اجازت لینے کو لازم قرار دے کر نجی زندگی کو تحفظ دیا، جبکہ سورۃ الحجرات (4) میں دوسروں کے مخفی احوال کی جستجو اور تجسس سے سختی سے منع فرمایا۔ نبوی تعلیمات (5) کے مطابق اگر کوئی شخص بات کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھے تو وہ بات سننے والے کے پاس بطور امانت ہوتی ہے، جس سے مواصلاتی رازداری کا تصور واضح ہوتا ہے۔(6)

ڈیجیٹل عہد کے چیلنجز: ڈیٹا کی چوری، نگرانی (Surveillance) اور نجی زندگی میں مداخلت

ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی نے جہاں معلومات تک رسائی کو بے حد آسان بنا دیا ہے، وہیں فرد کی نجی زندگی کو ایک ایسے "شیشے کے گھر" میں تبدیل کر دیا ہے جہاں ہر عمل زیرِ مشاہدہ ہے۔ اس حوالے سے پہلا بڑا چیلنج ڈیٹا کی چوری اور پرائیویسی کی خلاف ورزی ہے، کیونکہ ڈیجیٹل دور میں ڈیٹا کو "نیا تیل" قرار دیا جاتا ہے۔ جب بڑے اداروں یا حکومتی سرورز سے ڈیٹا ہیک ہوتا ہے، تو شہریوں کی حساس معلومات جیسے شناختی کارڈ نمبر اور بینک تفصیلات عام ہو جاتی ہیں۔ عالمی سطح پر 2018 کا کیمبرج اینالیٹیکا اسکینڈل اس کی نمایاں مثال ہے

)1 :) (**United Nations General Assembly, Resolution 217 A**(

)2) (**International Covenant on Civil and Political Rights, Article 17**(

)3(27 :القرآن، سورۃ النور، آیت) (

)4(12 :القرآن، سورۃ الحجرات، آیت) (

)5(4868 :سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الستر علی المسلم، حدیث نمبر)(

)6(4868 :سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الستر علی المسلم، حدیث نمبر)(

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127
Volume. 4, issue No. 5 (2026)

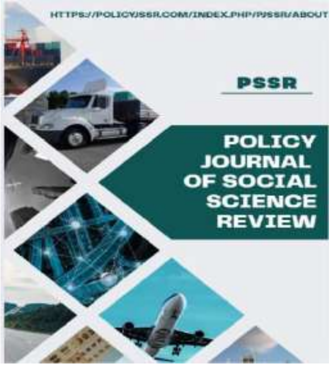

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635
ISSN Print: 3006-4627

جس میں کروڑوں صارفین کا ڈیٹا سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا(7)، جبکہ پاکستان میں بھی نادرا اور بینکوں کے ڈیٹا تک غیر قانونی رسائی کے واقعات شہریوں کی مالی و سماجی رازداری کے لیے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔

دوسرا بڑا چیلنج بڑے پیمانے پر کی جانے والی نگرانی (Mass Surveillance) ہے، جہاں ریاستیں اور خفیہ ایجنسیاں قومی سلامتی کے نام پر شہریوں کی ڈیجیٹل سرگرمیوں پر نظر رکھتی ہیں۔ایڈورڈ سنوڈن کے انکشافات نے ثابت کیا کہ عالمی سطح پر فون کالز اور انٹرنیٹ ٹریفک کی جاسوسی کی جا رہی ہے۔(8)، حالانکہ اسلامی نقطہ نظر سے بلاوجہ ٹوہ لگانے کی سخت ممانعت ہے اور نبوی تعلیمات میں کسی کے نجی معاملات میں جھانکنے کو سنگین جرم قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کسی بھی شہری کی بلاوجہ ٹوہ لگانے (Snooping) کی اجازت نہیں دیتا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر جھانکے، تو گھر والوں کے لیے جائز ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں (9)

تیسرا چیلنج نجی زندگی میں براہِ راست مداخلت ہے، جس نے فرد کی خلوت اور جلوت کے فرق کو مٹا دیا ہے۔اسمارٹ فونز اور ایپس کے ذریعے لوکیشن ٹریکنگ اور مصنوعی ذہانت کے ذریعے نجی گفتگو سن کر ٹارگیٹڈ اشتہارات دکھانا انسانی پرائیویسی میں واضح مداخلت ہے۔مزید برآں، سائبر ہراسانی اور کسی کی تصاویر یا ویڈیوز کو مرضی کے بغیر شیئر کرنا نجی زندگی کی بدترین پامالی ہے۔ماہرین اسے "نگرانی کی سرمایہ داری" کا نام دیتے ہیں جہاں انسان کی رازداری کو منافع کے لیے فروخت کیا جاتا ہے۔(10)

اسلامی تعلیمات کے مطابق ایسی تمام مداخلتیں "ظلم" اور "حقوق العباد" کی پامالی کے زمرے میں آتی ہیں، جن کا سدِ باب قانونی اور اخلاقی دونوں سطحوں پر ناگزیر ہے۔

اسلام میں حرمتِ مسکن اور رازداری: قرآنی آیات کی روشنی میں ایک جائزہ

اسلام نے انسانی وقار کے تحفظ کے لیے 'گھر' کو ایک ایسی پناہ گاہ قرار دیا ہے جہاں فرد کی اجازت کے بغیر ریاست بھی داخل نہیں ہو سکتی۔اسے "حرمتِ مسکن" کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں واضح ضابطہ بیان فرمایا ہے تاکہ کسی کی نجی زندگی میں اچانک مداخلت نہ ہو۔

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک کہ تم ان کی رضا معلوم نہ کر لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج دو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے (11)

)7) (Cadwalladr, C., & Graham-Harrison, E., "The Cambridge Analytica Files", The Guardian, 2018(
)8)(Lyon, D., "Surveillance after Snowden", Polity Press, 2015(
)9(6888 :صحیح بخاری، کتاب الدیات، باب من عض رجلاً فندرت ثنایاه، حدیث نمبر) (
)10)(Zuboff, S., "The Age of Surveillance Capitalism", PublicAffairs, 2019(
)11(27 :القرآن، سورة النور، آیت)(

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127
Volume. 4, issue No. 5 (2026)

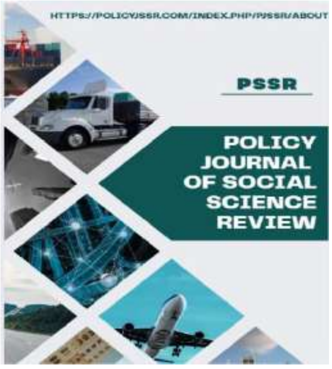

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635
ISSN Print: 3006-4627

مفسرین کے مطابق "تستانسوا" کا لفظ استعمال ہوا ہے، جس میں صرف دستک دینا ہی نہیں بلکہ گھر والے کی سہولت اور مرضی جاننا بھی شامل ہے۔ ڈیجیٹل تناظر میں اس کا اطلاق کسی کے نجی سوشل میڈیا اکاؤنٹ، ان باکس یا پرائیویٹ گروپ میں بلا اجازت داخلے کی ممانعت پر ہوتا ہے۔

قرآن نے یہ بھی سکھایا کہ اگر کوئی اپنی نجی زندگی میں مصروف ہو اور ملنے سے انکار کر دے تو اسے برا نہیں ماننا چاہیے۔

اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جایا کرو، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے(12)

اگر کوئی شخص آپ کی کال نہ اٹھائے یا میسج کا جواب نہ دے (Seen کرنے کے باوجود)، تو بار بار رابطہ کرنا یا اس کی نجی زندگی میں مداخلت کرنا اس قرآنی اصول کے منافی ہے۔

قرآن مجید نے گھر کے اندر بھی رازداری کے درجات مقرر کیے ہیں، یہاں تک کہ بچوں اور خادموں کے لیے بھی تین مخصوص اوقات (فجر سے پہلے، دوپہر کا وقت، اور عشاء کے بعد) میں اجازت لینا لازم قرار دیا۔(13)

یہ آیات ثابت کرتی ہیں کہ اسلام فرد کی "خلوت" (Privacy) کا اتنا بڑا محافظ ہے کہ وہ گھر کے اندر بھی ایک شخص کی تنہائی کے حق کو تسلیم کرتا ہے

صرف گھر میں داخلہ ہی نہیں، بلکہ باہر سے اندر جھانکنا بھی ممنوع ہے، حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے حجرہ مبارک کے سوراخ سے جھانکا، آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں تمہاری آنکھ میں (سلائی) چبھو دیتا(14)

عصرِ حاضر کے مفتیان کرام کا موقف ہے کہ "حرمتِ مسکن" کا اصول صرف مادی دیواروں تک محدود نہیں ہے۔

- ایک فرد کا اسمارٹ فون اس کا "ڈیجیٹل گھر" ہے۔
- اس کے پاس ورڈ اس کے گھر کے تالے ہیں۔
- کسی کے فون میں اس کی مرضی کے بغیر پیغامات یا تصاویر دیکھنا شرعی طور پر "بلا اجازت گھر میں جھانکنے" کے مترادف ہے۔

اسلامی شریعت میں انسان کے نجی احوال کی پردہ پوشی محض ایک اخلاقی مشورہ نہیں، بلکہ ایک قانونی حق ہے جس کی خلاف ورزی تعزیر کا سبب بن سکتی ہے(15)

(12) القرآن، سورۃ النور، آیت: 28
(13) القرآن، سورۃ النور، آیت: 58
(14) صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، حدیث نمبر: 6241
(15) ڈاکٹر وہبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی و ادلتہ، جلد 4، باب الحقوق الشخصیہ

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127
Volume. 4, issue No. 5 (2026)

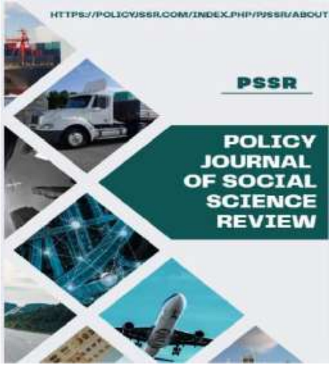

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635
ISSN Print: 3006-4627

تجسس کی ممانعت: "ولا تجسسوا" کے حکم کی ڈیجیٹل اطلاقیت

اسلامی معاشرت میں فرد کی نجی زندگی کو ٹٹولنا اور اس کے مخفی عیبوں کی تلاش کرنا سنگین گناہ اور سماجی جرم قرار دیا گیا ہے۔

قرآن مجید نے نہایت جامع انداز میں تجسس سے روک دیا ہے:

"يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، بیشک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور (ایک دوسرے کے مخفی احوال کی) جستجو نہ کیا کرو(16)

امام طبریؒ کے مطابق "تجسس" کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے ایسے پوشیدہ معاملات کو تلاش کرنا جنہیں وہ چھپانا چاہتا ہو۔ (17)

رسول اللہ ﷺ نے تجسس کی ممانعت کو ایمان کے تقاضوں کے ساتھ جوڑا ہے۔

باہمی عیب جوئی کی ممانعت: آپ ﷺ نے فرمایا: "مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور ان کے عیبوں کے پیچھے نہ پڑا کرو، کیونکہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب ڈھونڈنے کے پیچھے پڑتا ہے، اللہ اس کے عیب ظاہر کر دیتا ہے۔(18)

خفیہ گفتگو سننا: آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے لوگوں کی ایسی بات کان لگا کر سنی جسے وہ (سننے والے سے) چھپانا چاہتے تھے، تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔(19)

عصر حاضر کے علماء نے ان نصوص کی روشنی میں "سائبر جاسوسی" کے درج ذیل پہلوؤں کو حرام قرار دیا ہے:

ہیکنگ (Hacking): کسی کے نجی کمپیوٹر یا موبائل میں خفیہ طریقے سے داخل ہونا "تجسس" کی بدترین شکل ہے۔

فون ٹیپنگ (Phone Tapping): بغیر کسی سنگین قانونی ضرورت کے کسی کی نجی فون کالز ریکارڈ کرنا یا سننا اس حدیث کی خلاف ورزی ہے جس میں کان لگا کر بات سننے کی ممانعت آئی ہے۔

سائبر اسٹاکنگ (Cyber Stalking): کسی کی سوشل میڈیا پروفائل، نجی تصاویر یا آن لائن سرگرمیوں کا اس نیت سے تعاقب کرنا کہ اس کے عیب یا نجی احوال معلوم کیے جائیں، شرعی طور پر ممنوع ہے۔

ڈیٹا مانیٹرنگ: سافٹ ویئرز (جیسے اسپاٹ ویئر یا کی-لاگرز) کے ذریعے کسی کی ٹائپنگ یا پاس ورڈز کی نگرانی کرنا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔

---

(16)(القرآن، سورة الحجرات، آیت: 12)
(17)(ابن جریر الطبری، جامع البیان، جلد 22، صفحہ 302)
(18)(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، حدیث نمبر: 4880)
(19)(صحیح بخاری، کتاب التعبیر، حدیث نمبر: 7042)

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127

Volume. 4, issue No. 5 (2026)

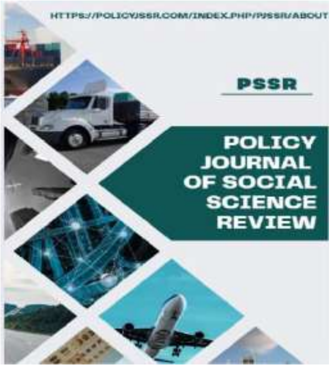

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

اسلامی قانون(اور تعزیراتِ پاکستان) میں تجسس کی ممانعت مطلق نہیں ہے، بلکہ کچھ صورتوں میں ریاست کو اجازت دی گئی ہے:

انسدادِ جرائم: اگر کسی شخص پر دہشت گردی یا سنگین جرم کا قوی شبہ ہو، تو ملکی سلامتی کے لیے اس کی نگرانی کی جا سکتی ہے۔ "الضرورات تبیح المحظورات" (ضرورتیں ممنوعہ چیزوں کو جائز کر دیتی ہیں) کے قاعدے کے تحت۔ (20)

" ولا تجسسوا" کا قرآنی اصول ڈیجیٹل دور کے "سائبر پرائیویسی" قوانین سے کہیں زیادہ طاقتور ہے۔ یہ صرف قانون کے خوف سے نہیں، بلکہ خدا کے خوف (تقویٰ) کے ذریعے فرد کو دوسروں کے موبائل اور ڈیٹا کی جاسوسی سے روکتا ہے۔ اگر اس ایک اصول پر عمل ہو جائے تو سائبر کرائمز کی شرح میں نمایاں کمی آسکتی ہے۔

امانت اور رازداری: اسلامی اخلاقیات میں معلومات (Data) کی بحیثیت امانت اہمیت

اسلامی نظامِ حیات میں "راز" کو ایک امانت قرار دیا گیا ہے، اور اس کی حفاظت کو ایمان کی علامت مانا گیا ہے۔ ڈیجیٹل دور میں فرد کا ڈیٹا (خواہ وہ میسج ہو، پاس ورڈ ہو یا فائل) دراصل وہ امانت ہے جو سروس پرووائیڈرز یا متعلقہ افراد کے پاس ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں اہل ایمان کی صفات میں سے ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے:

"وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ"

اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی پاسداری کرنے والے ہیں۔ (21)

رسول اللہ ﷺ نے رازداری اور امانت کے تعلق کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:

"المَجَالِسُ بِالأَمَانَةِ"

مجلسوں کی باتیں امانت ہوتی ہیں(22)

اس حدیث کی رو سے کوئی بھی ایسی گفتگو جو نجی محفل (یا ڈیجیٹل گروپ/چیٹ) میں کی گئی ہو، اسے دوسرے تک پہنچانا "خیانت" کے زمرے میں آتا ہے۔

عصرِ حاضر میں ڈیٹا کی اقسام اور ان کی امانت داری کے درج ذیل پہلو سامنے آتے ہیں:

سروس پرووائیڈرز کی ذمہ داری: جب کوئی کمپنی (جیسے واٹس ایپ، گوگل یا بینک) ہمارا ڈیٹا اسٹور کرتی ہے، تو شرعی طور پر وہ اس ڈیٹا کی "امین" (Trustee) ہے۔ اس ڈیٹا کو صارف کی اجازت کے بغیر کسی تیسرے فریق (اشتہاری کمپنیوں یا ایجنسیوں) کو بیچنا "خیانتِ امانت" ہے۔

---

(20)(المجلۃ الاحکام العدلیہ، قاعدہ نمبر: 21)

(21)(القرآن، سورۃ المومنون، آیت: 8)

(22)(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، حدیث نمبر: 4859)

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127

Volume. 4, issue No. 5 (2026)

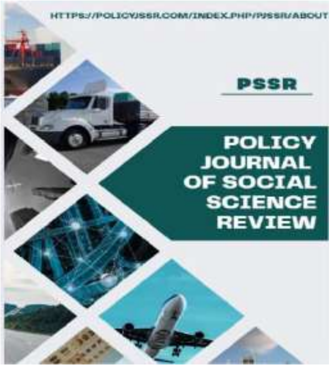

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

اسکرین شاٹس کی اخلاقیات: اگر دو افراد کے درمیان نجی گفتگو ہوئی ہے، تو ایک فریق کا دوسرے کی اجازت کے بغیر اس کے پیغامات کے اسکرین شاٹس لے کر وائرل کرنا یا کسی اور کو دکھانا امانت داری کے اصول کے خلاف ہے۔

پاس ورڈز اور رسائی: اگر کسی شخص نے آپ کو اپنے کسی اکاؤنٹ یا موبائل کا پاس ورڈ کسی عارضی کام کے لیے دیا ہے، تو وہ آپ کے پاس امانت ہے۔ اس کے علاوہ دیگر فولڈرز یا نجی معلومات تک رسائی حاصل کرنا امانت میں خیانت ہے۔

نبی کریم ﷺ نے منافق کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بتائی کہ:

"وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ"

اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے۔(23)

ڈیٹا پرائیویسی کے عالمی قوانین (جیسے GDPR) جسے "Data Stewardship" کہتے ہیں، اسلام نے اسے چودہ سو سال پہلے "امانت" کے جامع عنوان کے تحت بیان کر دیا تھا۔

اجازتِ داخلہ (استئذان): نجی ڈیجیٹل اسپیس (ای میل، موبائل) میں داخلے کے شرعی ضوابط

اسلامی شریعت میں جس طرح کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا ممنوع ہے، اسی طرح کسی کے نجی ڈیجیٹل ڈیٹا (Digital Space) میں بن بلائے داخل ہونا بھی "نقضِ استئذان" (اجازت کی خلاف ورزی) کے زمرے میں آتا ہے۔

جدید فقہی نقطہ نظر کے مطابق، ایک شخص کا موبائل فون یا لیپ ٹاپ اس کی "خلوت گاہ" ہے۔ جس طرح گھر میں داخلے کے لیے اجازت (سورۃ النور: 27) لازم ہے، اسی طرح کسی کا فون پکڑ کر اس کی گیلری، میسجز یا ای میلز دیکھنا بھی اسی حکم کے تحت آتا ہے۔ جس کے متعلق فقہی قاعدہ: "کسی شخص کی ملکیت میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا جائز نہیں"۔ (24)

نبی کریم ﷺ نے دوسروں کی نجی اشیاء میں تجسس سے منع فرمایا۔ اگر کوئی شخص کسی کا موبائل اس کی اجازت کے بغیر استعمال کرتا ہے، تو وہ اس کی نجی دنیا میں "بن بلائے داخلہ" کر رہا ہے۔

میل ان باکس اور سوشل میڈیا کے ڈائریکٹ میسجز (DMs) عصرِ حاضر کی "نجی خط و کتابت" ہیں۔

پاس ورڈ ہیکنگ: کسی کا پاس ورڈ معلوم کرنا یا اسے استعمال کر کے اس کے اکاؤنٹ میں داخل ہونا شرعی طور پر "دیوار پھاند کر گھر میں داخل ہونے" کے مترادف ہے۔

خفیہ رسائی: اگر کسی کا کمپیوٹر کھلا رہ جائے، تو اس کی عدم موجودگی میں اس کی فائلیں یا براؤزنگ ہسٹری دیکھنا "استئذان" کے بنیادی اصول کی سنگین خلاف ورزی ہے۔

---

(23) (صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث نمبر: 2333)

(24) (المجلة الاحكام العدلیہ، دفعہ نمبر: 96)

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127

Volume. 4, issue No. 5 (2026)

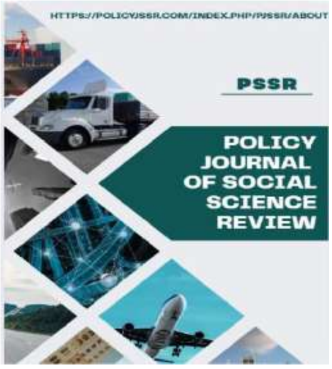

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

مقالے کے اس حصے میں آپ درج ذیل ضوابط بیان کر سکتے ہیں:

واضح اجازت (Explicit Consent): کسی کا فون استعمال کرنے سے پہلے زبان سے اجازت لینا لازم ہے۔

محدود استعمال: اگر کسی نے کال کرنے کے لیے فون مانگا ہے، تو صرف کال کرنا جائز ہے؛ اس کی تصاویر یا واٹس ایپ چیٹس دیکھنا "خیانت" اور "عدمِ استئذان" ہے۔

ڈیجیٹل دستک: کسی کو واٹس ایپ پر کال کرنے سے پہلے میسج کر کے وقت پوچھنا، "استئذان" کی جدید اور مہذب شکل ہے، تاکہ دوسرے کی رازداری اور مصروفیت کا احترام ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی تحریر (خط) میں اس کی اجازت کے بغیر نظر ڈالتا ہے، وہ آگ میں نظر ڈالتا ہے (25)

اس حدیث کا براہِ راست اطلاق کسی کے موبائل میسجز، ای میلز اور پرائیویٹ نوٹ بک (Notes App) پر ہوتا ہے۔ کسی کی ڈیجیٹل تحریر کو اس کی مرضی کے بغیر پڑھنا جہنم کی وعید کا باعث ہے۔

ستر پوشی اور عیب جوئی: سوشل میڈیا پر دوسروں کی نجی زندگی کو بے نقاب کرنے کا شرعی حکم

اسلامی نظامِ اخلاق میں "ستر پوشی" ایک عظیم صفت ہے، جبکہ "عیب جوئی" (دوسروں کی خامیاں تلاش کرنا اور انہیں عام کرنا) ایک معاشرتی ناسور اور سنگین گناہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کی پردہ پوشی کی تاکید کرتے ہوئے اسے اللہ کی رحمت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا:

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ"

جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔(26)

سوشل میڈیا پر کسی کی غلطی یا نجی معاملے کو وائرل کرنے کے بجائے اسے نظر انداز کرنا یا نجی طور پر اصلاح کرنا اس نبویؐ تعلیم کا تقاضہ ہے۔

سوشل میڈیا پر اکثر کسی کی نجی ویڈیو یا آڈیو "لیک" کر دی جاتی ہے، جسے اسلام "تشہیرِ فاحشہ" (برائی پھیلانے) سے تعبیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ"

---

(25) (سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب الدعاء، حدیث نمبر: 1485)

(26) (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، حدیث نمبر: 2699)

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127

Volume. 4, issue No. 5 (2026)

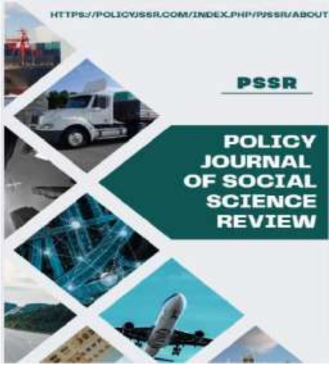

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

بیشک وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے،ان کے لیے دنیااور آخرت میں دردناک عذاب ہے(27)

اس آیت کی رو سے وہ تمام لوگ جو کسی کی نجی زندگی کو رسوا کرنے والی پوسٹس کو "شیئر" یا "لائیک" کرتے ہیں، وہ اس گناہ اور عذاب کی وعید میں برابر کے شریک سمجھے جائیں گے۔

سوشل میڈیا پر کسی کی غیر موجودگی میں اس کے عیوب پر بحث کرنا "ڈیجیٹل غیبت" ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کا ذکر اس طرح کرو جو اسے ناگوار گزرے۔ (28)

عصرِ حاضر میں کسی کی تصویر پر تمسخر اڑانا، میمز (Memes) کے ذریعے تذلیل کرنا یا نجی گفتگو کے اسکرین شاٹس عوامی کرنا غیبت اور عیب جوئی کی بدترین شکلیں ہیں۔

اسلام میں کسی کی عزت کی حرمت کعبہ کی حرمت سے زیادہ بیان کی گئی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: "تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی حرمت ہے (29)

سوشل میڈیا پر "اظہارِ رائے کی آزادی" کے نام پر دوسروں کی نجی زندگی کی دھجیاں اڑانا شرعی طور پر قطعی حرام ہے۔ ستر پوشی معاشرے میں امن اور اصلاح کا دروازہ کھولتی ہے۔ اور عیب جوئی انتقام، نفرت اور خودکشی جیسے رجحانات کو جنم دیتی ہے۔

ایک مسلمان کے لیے ڈیجیٹل دنیا میں پرائیویسی کا تحفظ محض قانونی ضرورت نہیں، بلکہ "حرمتِ مسلم" کا لازمی تقاضہ ہے۔

شریعتِ اسلامیہ کے تمام احکامات پانچ بنیادی چیزوں کے تحفظ کے گرد گھومتے ہیں: دین، نفس، عقل، نسل اور مال۔ حقِ رازداری ان تمام مقاصد کی تکمیل میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ رازداری کا حق براہِ راست "تحفظِ آبرو" سے جڑا ہوا ہے۔ ڈیجیٹل دور میں کسی کی نجی تصاویر یا خاندانی معاملات کو عام کرنا نسلوں کی بدنامی کا سبب بنتا ہے۔ شریعت نے "قذف" (بدگوئی/الزام تراشی) پر سخت سزا (80 کوڑے) اسی لیے رکھی تاکہ لوگوں کی عزت اور نجی زندگی محفوظ رہے۔ جس پر استدلال قرآن کریم سے کیا جارہا ہے:

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں تو انہیں اسی کوڑے مارو۔(30)

---

(27) (القرآن، سورۃ النور، آیت: 19)

(28) (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، حدیث نمبر: 2589)

(29) (صحیح بخاری، کتاب العلم، حدیث نمبر: 67)

(30) (القرآن، سورۃ النور، آیت: 4)

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127

Volume. 4, issue No. 5 (2026)

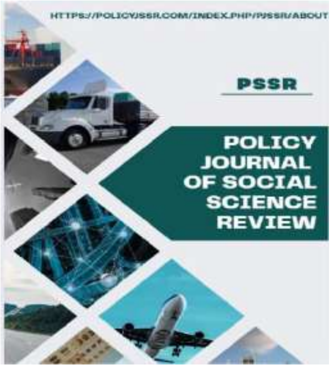

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

پیکا (PECA 2016): پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ کے تحت رازداری کا تحفظ

پاکستان میں ڈیجیٹل حقوق اور رازداری کے تحفظ کے لیے سب سے جامع اور بنیادی قانون "پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ 2016" (Prevention of Electronic Crimes Act) ہے۔ یہ قانون شہریوں کی ڈیجیٹل زندگی میں مداخلت کرنے والوں کے لیے سخت سزائیں مقرر کرتا ہے۔

اس قانون کی دفعہ 3 کے تحت، کسی بھی شخص کے انفارمیشن سسٹم (موبائل، کمپیوٹر، سرور) یا ڈیٹا تک اس کی اجازت کے بغیر رسائی حاصل کرنا جرم ہے۔ 3 ماہ تک قید یا 50 ہزار روپے جرمانہ یا دونوں۔

یہ دفعہ ہیکنگ کی ابتدائی شکل کو روکتی ہے، خواہ ڈیٹا چوری ہو یا نہ ہو، صرف "داخلہ" ہی جرم ہے۔(31)

اگر کوئی شخص کسی کے نجی ڈیٹا کو اس کی مرضی کے بغیر کاپی کرتا ہے، ٹرانسفر کرتا ہے یا آگے بھیجتا ہے، تو یہ دفعہ 4 کے تحت جرم ہے۔، جس کی سزا: 6 ماہ تک قید یا 1 لاکھ روپے تک جرمانہ۔(32)

یہ پیکا کی سب سے اہم دفعہ ہے جو خاص طور پر رازداری کی پامالی سے متعلق ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کی ایسی تصویر یا ویڈیو وائرل کرتا ہے جس میں وہ نیم برہنہ ہو یا اس کی نجی زندگی (Private Life) کو بے نقاب کیا گیا ہو جس سے اس کی ساکھ متاثر ہو: سزا: 5 سال تک قید یا 50 لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں، یہ دفعہ براہِ راست "ستر پوشی" کے اسلامی تصور اور "انسانی وقار" کے آئینی تصور کی قانونی شکل ہے۔(33)

کسی دوسرے شخص کی معلومات (نام، تصویر، ڈیجیٹل آئی ڈی) کو دھوکہ دہی کے لیے استعمال کرنا اس دفعہ کے تحت جرم ہے۔ جس کی سزا 3 سال تک قید یا 50 لاکھ روپے تک جرمانہ۔

کسی کا آن لائن تعاقب کرنا، اس کی مرضی کے بغیر اسے بار بار پیغامات بھیجنا یا اس کی نگرانی کرنا (Surveillance) تاکہ اسے خوفزدہ یا ہراساں کیا جا سکے، جرم قرار دیا گیا ہے۔(34)

سائبر ہراسانی اور قانون: خواتین اور شہریوں کی ڈیجیٹل پرائیویسی کے لیے قانونی ڈھانچہ

سائبر ہراسانی (Cyber Harassment) رازداری کی پامالی کی وہ شکل ہے جہاں کسی فرد کی نجی معلومات کو اسے خوفزدہ کرنے یا ذلیل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں اس حوالے سے سخت قوانین اور ادارے موجود ہیں۔

)31)(**Prevention of Electronic Crimes Act, 2016, Section 3**(
)32)(**PECA 2016, Section 16**(
)33)(**PECA 2016, Section 21**(
)34)(**PECA 2016, Section 24**(

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127
Volume. 4, issue No. 5 (2026)

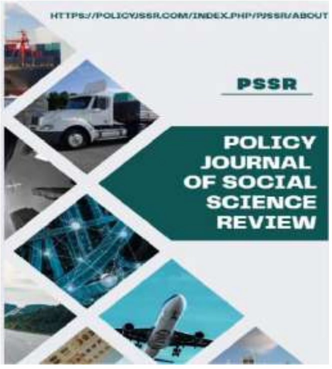

Policy Journal of Social Science Review
ISSN Online:3006-4635
ISSN Print: 3006-4627

پاکستان کے قانون کے مطابق، سائبر ہراسانی میں کسی کی مرضی کے بغیر اس کی تصاویر شیئر کرنا، سوشل میڈیا پر تعاقب کرنا (Stalking)، بلیک میلنگ اور جنسی نوعیت کے پیغامات بھیجنا شامل ہے۔

پیکا (PECA) کی دفعہ 24: یہ دفعہ خاص طور پر "سائبر اسٹاکنگ" سے متعلق ہے۔ اگر کوئی شخص انٹرنیٹ کے ذریعے کسی کا تعاقب کرتا ہے یا اس کی نجی زندگی کی نگرانی کرتا ہے، تو یہ جرم ہے۔(35)

خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ کا ایکٹ (2022/2010): اگرچہ یہ قانون کام کی جگہ (Workplace) کے لیے تھا، مگر اس کی حالیہ ترامیم میں آن لائن ہراساں کیے جانے کو بھی شامل کیا گیا ہے۔(36)

اکثر صورتوں میں کسی کی نجی تصاویر یا ویڈیوز (Data) حاصل کر کے اسے بلیک میل کیا جاتا ہے۔

قانونی کارروائی: پیکا کی دفعہ 20 اور 21 کے تحت کسی کی ساکھ کو نقصان پہنچانا یا نجی معلومات کے ذریعے ہراساں کرنا سنگین جرم ہے، جس کی سزا 3 سے 5 سال قید ہے۔

اسلامی تناظر: اسلام میں "تہمت" اور "قذف" (کسی کی آبرو پر حملہ) کے خلاف سخت سزائیں ہیں۔ کسی عورت کی رازداری پامال کرنا "ہتکِ عزت" کے ساتھ ساتھ "حقوق العباد" کی بدترین خلاف ورزی ہے۔

پاکستان میں شہریوں کی ڈیجیٹل پرائیویسی کے تحفظ کے لیے درج ذیل پلیٹ فارمز کام کر رہے ہیں:

ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ (FIA NR3C): یہ مرکزی ادارہ ہے جہاں آن لائن ہراساں کیے جانے کی شکایت درج کرائی جاسکتی ہے۔

وفاقی محتسب (Federal Ombudsman): خواتین کی ہراسانی کے کیسز میں وفاقی محتسب کا ادارہ فوری انصاف فراہم کرنے کے لیے فعال ہے۔

ہیلپ لائنز: مختلف این جی اوز اور حکومتی ادارے (جیسے ہیمایتی ہیلپ لائن 1099) مفت قانونی مشورہ فراہم کرتے ہیں۔

پاکستانی قانون یہ ضمانت دیتا ہے کہ ہراسانی کی شکایت کرنے والی خاتون یا شہری کی شناخت اور ان کا فراہم کردہ مواد (تصاویر/ویڈیوز) دورانِ تفتیش خفیہ رکھا جائے گا تاکہ ان کی مزید رسوائی نہ ہو۔(37)

)35) **(Prevention of Electronic Crimes Act, 2016, Section 24(**
)36)**(Protection Against Harassment of Women at the Workplace Act, 2010(**
)37)**(PECA 2016, Section 47 - Protection of Witnesses and Victims(**

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127

Volume. 4, issue No. 5 (2026)

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

ریاستی نگرانی بمقابلہ انفرادی آزادی: پاکستانی قوانین کے تحت توازن کی حدود

جدید دور میں ریاستیں دہشت گردی اور جرائم کے خاتمے کے لیے جدید ٹیکنالوجی (Surveillance) کا سہارا لیتی ہیں، لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا "قومی مفاد" کے نام پر شہری کی "خلوت" (Privacy) قربان کی جاسکتی ہے؟

پاکستان میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مخصوص حالات میں نگرانی کا اختیار دیا گیا ہے، مگر یہ اختیار مطلق (Absolute) نہیں ہے۔

ٹیلی گراف ایکٹ 1885 (سیکشن 5): یہ پرانا قانون ریاست کو ہنگامی حالات میں پیغامات روکنے یا سننے کا اختیار دیتا ہے۔

پیکا (PECA) کی دفعہ 39: اس کے تحت وفاقی حکومت کسی ادارے کو ڈیٹا کی نگرانی کا اختیار دے سکتی ہے، لیکن اس کے لیے عدالتی نگرانی یا مخصوص قواعد کی پابندی لازم ہے۔(38)

سپریم کورٹ آف پاکستان نے بینظیر بھٹو بمقابلہ صدرِ پاکستان (1998) کیس میں تاریخی رولنگ دی تھی:

ریاست کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی شہری کی نجی زندگی میں محض شک کی بنیاد پر مداخلت کرے یا اس کے فون ٹیپ کرے۔ رازداری کا حق ایک بنیادی حق ہے جس کی خلاف ورزی صرف 'مضبوط قانونی جواز' اور 'عدالتی اجازت' کے ساتھ ہی ممکن ہے۔(39)

11. مصادر و مراجع (Sources & Bibliography)

قرآن کریم

کتبِ تفاسیر: (تفسیر ابن کثیر، تفسیر طبری، الجامع لاحکام القرآن للقرطبیؒ)۔

کتبِ احادیث: (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن اربعہ)۔

کتبِ اخلاق و تصوف: (مدارج السالکین لابن القیم، احیاء علوم الدین للغزالی)۔

صحیح مسلم۔ (بلا تاریخ)۔ کتاب البر والصلة، حدیث نمبر 2589۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی۔

القرآن الکریم۔ (بلا تاریخ)۔ سورۃ النور، آیت نمبر 30–31۔

القرطبی، محمد بن احمد۔ (1967)۔ الجامع لأحکام القرآن (جلد 12)۔ قاہرہ: دار الکتب المصریۃ۔

اقوامِ متحدہ خواتین (UN Women)۔ (2025، 13 نومبر)۔ ڈیجیٹل بدسلوکی، ٹرولنگ، اسٹاکنگ اور ٹیکنالوجی کے ذریعے خواتین کے خلاف تشدد کی دیگر صورتیں: عمومی سوالات۔ (بازیافت: 7 جنوری 2026، از)

)38)(**Prevention of Electronic Crimes Act, 2016, Section 39**(

)39)(**PLD 1998 Supreme Court 388**(

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127

Volume. 4, issue No. 5 (2026)

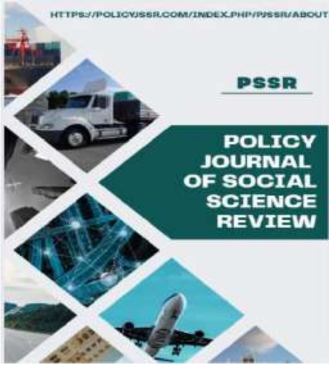

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

1. آئینِ پاکستان۔ (1973)۔ آرٹیکل 14: انسانی وقار اور گھر کی رازداری کا تحفظ۔

رشید، محمد۔ (2024)۔ "قرآن وسنت کی روشنی میں خاندانی نظام کے استحکام کا تجزیہ۔" Journal of Islamic Social Sciences, 15(1), 101–120۔

جاوید، نعیم۔ (2023)۔ "طلاق کے مسائل اور جدید قانونی تقاضے: ایک تقابلی مطالعہ۔" International Journal of Islamic Law, 8(4), 89–110۔

محمود، فاطمہ۔ (2020)۔ "اسلامی معاشرت میں بدگمانی اور غیبت کی ممانعت۔" Al-Basirah, 9(2), 33–52۔

نسیمی، پروفیسر۔ (2020)۔ "علمِ حدیث کا عصری چیلنج" Hadith Studies Quarterly, 3(3), 45–60۔

معارف, ڈاکٹر۔ (2021)۔ "قرآن و حدیث پر مبنی خاندانی قوانین." Islamabad Law Review, 7(1), 70–95۔

پروفیسر، عائشہ۔ (2024)۔ "سورۃ الحجرات کا جدید تناظر میں تجزیاتی مطالعہ." Punjab University Journal of Islamic Studies, 14(2), 130–150۔

قریشی، احمد۔ (2019)۔ "اسلام اور ڈیجیٹل رازداری: ایک فقہی مطالعہ۔" Journal of Islamic Digital Ethics, 2(1), 25–47۔

جاوید، اسد۔ (2020)۔ "سوشل میڈیا پر پرائیویسی کے مسائل اور قانونی نقطہ نظر۔" Pakistan Law Review, 12(3), 55–78۔

نذیر، فاطمہ۔ (2021)۔ "سائبر کرائم اور اسلامی شریعت: ایک تجزیاتی مطالعہ۔" International Journal of Cyber Ethics, 5(2), 80–102۔

کاظمی، طاہر۔ (2022)۔ "پاکستان میں PECA 2016 کا تنقیدی جائزہ۔" Journal of Pakistani Legal Studies, 9(1), 15–40۔

حسین، سلمان۔ (2020)۔ "سوشل میڈیا پر فیک نیوز اور اخلاقی چیلنجز۔" Journal of Media Ethics, 8(2), 50–72۔

ناصر، زینب۔ (2021)۔ "ڈیجیٹل ایتھکس اور اسلامی تعلیمات: نوجوانوں کے لیے رہنما اصول۔" Islamic Ethics Journal, 4(1), 30–55۔

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127

Volume. 4, issue No. 5 (2026)

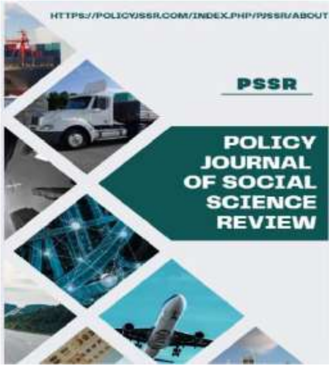

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

قریشی، سعدیہ۔ (2022)۔ "سوشل میڈیا میں عزت و وقار کے تحفظ کے لیے قوانین کی افادیت۔" Pakistan Journal of Social Sciences, 18(2), 90–115۔

احمد، ندیم۔ (2019)۔ "سائبر ہراسگی اور خواتین کی حفاظت: ایک قانونی و اسلامی مطالعہ۔" Women & Law Journal, 6(1), 40–65۔

فاطمہ، صدف۔ (2020)۔ "اسلام اور پرائیویسی کا اخلاقی فریم ورک۔" Journal of Islamic Studies and Ethics, 3(1), 12–35۔

رفیق، ہمایوں۔ (2021)۔ "سوشل میڈیا میں نجی معلومات کے تحفظ کے لیے بین الاقوامی اور ملکی قوانین کا تقابلی جائزہ۔" International Journal of Law and Cyber Security, 7(3), 60–85۔

اقبال، فیصل۔ (2022)۔ "ڈیجیٹل پرائیویسی: اسلامی اصول اور عملی اقدامات۔" Journal of Islamic Digital Studies, 1(1), 5–28۔

شاہ، عائشہ۔ (2023)۔ "نوجوانوں میں سوشل میڈیا کا حد سے زیادہ استعمال اور اخلاقی نتائج۔" Pakistan Journal of Youth Studies, 11(2), 44–70۔

حنیف، علی۔ (2020)۔ "سائبر کرائم اور اسلامی شریعت: نظریاتی اور عملی پہلو۔" Journal of Contemporary Islamic Studies, 14(1), 20–45۔

اکرم، فہد۔ (2021)۔ "PECA 2016 کی دفعات اور صارفین کے حقوق۔" Pakistan Legal Journal, 10(2), 33–57۔

ممتاز، زینب۔ (2022)۔ "سوشل میڈیا پر جھوٹ اور افواہوں کے اثرات: ایک معاشرتی مطالعہ۔" Journal of Social Research, 7(3), 70–95۔

رشید، محمد۔ (2019)۔ "ڈیجیٹل پرائیویسی اور اخلاقی ذمہ داریاں۔" Pakistan Journal of Media Ethics, 5(2), 15–40۔

طاہر، سلیم۔ (2020)۔ "اسلام اور قانونی نقطہ نظر سے سوشل میڈیا میں پرائیویسی۔" Islamic Law and Ethics Review, 3(1), 25–50۔

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127

Volume. 4, issue No. 5 (2026)

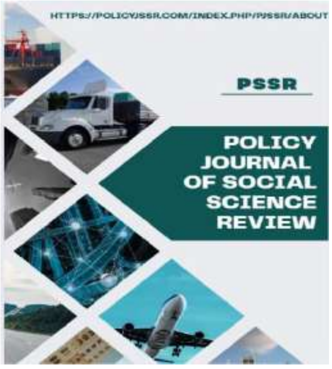

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635

ISSN Print: 3006-4627

قریشی، فاطمہ۔ (2021)۔ "سائبر ہراسگی اور خواتین کی قانونی تحفظ کی ضرورت۔" Journal of Gender and Law, 6(2), 45–70۔

احمد، صدف۔ (2022)۔ "اسلامی تعلیمات میں عزت و وقار اور سوشل میڈیا کا کردار۔" Journal of Islamic Social Ethics, 2(1), 10–35۔

نذیر، عثمان۔ (2020)۔ "سوشل میڈیا پر اخلاقیات کی تعلیم اور نوجوانوں کی تربیت۔" Pakistan Journal of Educational Studies, 8(2), 55–80۔

خان، عائشہ۔ (2021)۔ "پرائیویسی، اخلاقیات اور قانونی تحفظ: ایک تجزیاتی مطالعہ۔" Journal of Law and Ethics, 4(1), 30–55۔

فرید، خالد۔ (2022)۔ "پاکستان میں ڈیجیٹل پرائیویسی اور بین الاقوامی معیارات۔" International Journal of Cyber Law, 6(1), 20–45۔

رشید، نعیم۔ (2019)۔ "سوشل میڈیا پر فیک نیوز کے اثرات اور قانونی اقدامات۔" Journal of Media Law, 5(3), 70–95۔

احمد، سلمیٰ۔ (2020)۔ "اسلام اور ڈیجیٹل ایتھکس: صارفین کے لیے رہنما اصول۔" Journal of Islamic Ethics, 3(2), 15–40۔

ناصر، ہمایوں۔ (2021)۔ "پاکستان میں PECA 2016 کی عملداری اور چیلنجز۔" Pakistan Cyber Law Journal, 4(1), 25–50۔

قریشی، صدف۔ (2022)۔ "سوشل میڈیا اور نوجوانوں کی پرائیویسی کے مسائل۔" Journal of Youth and Media Studies, 7(2), 35–60۔

طاہر، یاسر۔ (2020)۔ "اسلامی شریعت اور پرائیویسی کے اخلاقی اصول۔" Journal of Islamic Law and Ethics, 3(1), 20–45۔

احمد، زینب۔ (2021)۔ "سوشل میڈیا میں خواتین کی حفاظت: قانونی اور دینی نقطہ نظر۔" Women & Media Journal, 5(1), 40–65۔

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.20099127
Volume. 4, issue No. 5 (2026)

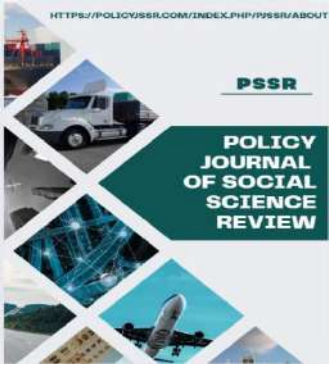

Policy Journal of Social Science Review

ISSN Online:3006-4635
ISSN Print: 3006-4627

حنیف، صدف۔ (2022)۔ "ڈیجیٹل دنیا میں اخلاقیات اور سوشل میڈیا کا کردار۔" Journal of Media Ethics and Law, 6(2), 50–75۔

خان، فہد۔ (2019)۔ "پاکستان میں سوشل میڈیا کی نگرانی اور قانونی چیلنجز۔" Pakistan Law Review, 8(1), 20–45۔

ممتاز، زینب۔ (2020)۔ "اسلام اور سوشل میڈیا پر پرائیویسی کے تحفظ کے اصول۔" Journal of Islamic Digital Ethics, 2(1), 10–35۔

رشید، خالد۔ (2021)۔ "سوشل میڈیا اور نوجوانوں کی تربیت: اسلامی و قانونی نقطہ نظر۔" Pakistan Journal of Youth Studies, 9(2), 30